پاکستانیوں کی تنظیم پاکستانیوں کے لیئے

پاکستان میں پہلی بار کمیونٹی کا اپنا نیوز لیٹر

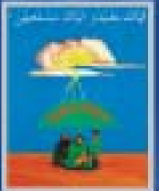

ساشے نامہ

کمیونٹی آواز

تیسرا شمارہ جولائی 2003ء

ساشے کا تعارف۔ایک نظر میں

SACHET مخفف ہے Society for the Advancement of Community, Health, Education & Training کا جسے عرف عام میں ساشے کے نام سے لکھا اور جانا جاتا ہے۔ یہ تنظیم مئی 1999ء میں قائم کی گئی ہے جس کے بانی و سربراہ جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان (NI & bar, HI) ہیں۔ انسانیت کی خدمت، انسانی وسائل، صحت، تعلیم، تخفیف غربت، معاشی خود انحصاری جیسے مقاصد کے حصول کی خاطر ساشے بہت سے پراجیکٹس پر کام کر رہی ہے۔ جن میں

- پاکستان میں صنفی آگہی اور حساسیت کا فروغ۔
- صحت، تعلیم اور معیشت میں موجود صنفی فرق کا خاتمہ
- محروم طبقے کی معاشی حالت میں سدھار۔
- جنسی و تولیدی صحت کے حوالے سے حقوق، معلومات، تعلیم و سہولیات کے متعلق شعور اور حساسیت کا فروغ شامل ہیں۔

ساشے کے متعلق پوچھے جانے والے سوالات اور اُن کے جوابات

یہ ایک مستقل سلسلہ ہے جس کی تیسری کڑی اس شمارے میں پیش کی جارہی ہے آپ بھی اپنے ذہنوں میں اٹھنے والے سوالات ہمیں ارسال کریں (مدیر)

● ساشے گیلری کیا ہے؟

ساشے گیلری ایک تجرباتی دکان ہے جو جنوری 2000 میں قائم کی گئی جس کا مقصد ہنر مند افراد کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے جو تاجروں کے ہاتھوں ہنر مند افراد کو درپیش معاشی استحصال کم کرنے اور ان کی سماجی پسماندگی کو بہتر بنانے کے لیئے بلا معاوضہ خدمات فراہم کرے درج ذیل افراد اس سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں

- ہنر مند افراد
- تخلیق کار
- خصوصی افراد (معذور)
- باصلاحیت افراد
- غیر سرکاری فلاحی ادارے، مقامی فلاحی تنظیمیں اور دیہی ترقیاتی ادارے

● خزینہ کیا ہے؟

خزینہ (ڈاکٹر اے۔ کیو۔ خان ڈاکومنٹیشن سینٹر) ساشے کی جانب سے پاکستان کی نامور شخصیت اور سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو خراج تحسین ہے۔ یہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں سے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے طلباء اور طالبات، محقق، اساتذہ، ذرائع ابلاغ سے متعلقہ افراد مختلف موضوعات مثلاً صنف، معاشرہ، اقتصادیات، پر معلوماتی مواد حاصل کر سکتے ہیں۔

● ڈاکٹر اے۔ کیو۔ خان سکالر شپ پراجیکٹ کیا ہے؟

ڈاکٹر اے۔ کیو۔ خان سکالر شپ پراجیکٹ ساشے ایجوکیشن پروگرام کے تحت کام کر رہا ہے اس پراجیکٹ کا مقصد ساشے کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پروگرام ایریاز سے متعلقہ دیہی علاقوں کے بچوں کو وظیفہ فراہم کرنا ہے جو کہ غریب اور مستحق ہونے کے ساتھ ساتھ لائق بھی ہیں۔ یہ وظیفے ایسے ہونہار طلباء کو دیے جاتے ہیں جنہوں نے سالانہ امتحانات میں کم از کم 60% نمبر حاصل کیئے ہوں۔

اداریہ

ہم عہد کریں کہ ایسا ظلم نہ کریں گے

پاکستان میں بھی دیگر معاشروں کی طرح کمزوروں اور خاص طور پر خواتین پر طرح طرح کا تشدد ہوتا ہے۔ ہمارے یہاں اکثر عورتوں کو بیٹیاں پیدا کرنے کے "جرم" میں مختلف طرح کی اذیتوں اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سائنس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ بچے کی جنس کا تعین کرنے کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ نے مرد کے جسم سے مقرر کیا ہے۔ گو کہ خود مرد بھی اس عمل میں کوئی دخل نہیں دے سکتا۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم اللہ کی رضا کو قبول کرنے کے بجائے بیٹے پیدا کرنے کا مطالبہ عورت سے کرتے ہیں اور ایسا نہ کرنے کی صورت میں اس عورت پر طرح طرح کے تشدد کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ خواتین کو ساس کی حیثیت میں اور مردوں کو شوہر کی حیثیت میں اس نکتے کو سمجھنا چاہیے اور عہد کرنا چاہیے کہ وہ ایسی جاہلانہ اور غیر انسانی حرکت نہیں کریں گے۔ لڑکا اور لڑکی دونوں اللہ کی نظر میں برابر ہیں۔ ہمیں بھی انہیں ان کے حقوق یعنی تعلیم، صحت اور روزگار کے حوالے سے سہولیات دینے کا سوچنا چاہیے۔

بانی ایڈیٹر: ڈاکٹر رخشندہ پروین

بین الاقوامی کانفرنس، نوجوان نسل اور انسانی ترقی میں اضافہ "مستقبل میں سرمایہ کاری"

آگہی ریسورس مرکز۔ ساشے نے 10، 11 اور 12 اگست 2003ء کو اسلام آباد میں نوجوان نسل اور انسانی ترقی کے حوالے سے ایک بین الاقوامی کانفرنس کا اہتمام کیا جس میں اضافہ "نوجوان نسل اور انسانی ترقی میں اضافہ۔ "مستقبل میں سرمایہ کاری" کے عنوان سے ہونے والی یہ تین روزہ کانفرنس اپنی نوعیت کی پہلی کانفرنس تھی جس میں پاکستان کے چاروں صوبوں شمالی علاقہ جات، آزاد جموں کشمیر کے علاوہ بنگلہ دیش، بھارت، ملائیشیا اور برطانیہ کے نمائندوں نے بھی بھرپور شرکت کی۔

اس منفرد کانفرنس کا مقصد نوجوان نسل اور انسانی ترقی کی اہمیت کو اجاگر کرنا تھا۔ نوجوان جو کہ ہماری آبادی کا ایک اہم اور بڑا حصہ ہیں۔ گوناگوں مسائل کا شکار ہیں، انکے لیئے ترقی کے مواقع کم ہیں اور اپنی پریشانیوں کے اظہار کے وسائل محدود۔ نوجوان نسل کے لیئے کسی ایسے پلیٹ فارم کا ہونا کہ جہاں سے انکے حق میں آواز اٹھے، جہاں انکی ترقی اور مسائل کے حل سے وابستہ لوگوں کی موجودگی ہو۔ اس کانفرنس کے انعقاد کے بنیادی مقاصد میں شامل تھا۔

اسلام آباد کے ایک مقامی ہوٹل میں ہونے والی اس کانفرنس میں ایک محتاط اندازے کے مطابق 2,335 افراد نے شرکت کی جن میں 60 سے 70 فیصد تعداد نوجوان نسل کی تھی۔ اس کانفرنس کے حاضرین میں بین الاقوامی وفود، حکومتی وزراء، حکومتی مشیری کے اراکین، ذرائع ابلاغ سے متعلقہ لوگ، سماجی تحریکوں سے وابستہ لوگ اور ممبران قومی اور صوبائی اسمبلی شامل تھے۔

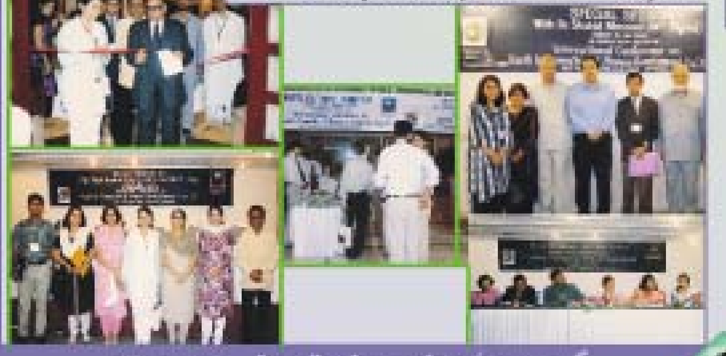

SACHET- Society for the Advancement of Community, Health, Education, Training.

"جنوبی ایشیا بشمول پاکستان صنفی تشدد کی بے شمار وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ جہیز کی رسم ہے۔ بھارت، بنگلہ دیش اور نیپال میں جہیز اور اس سے جڑے تشدد کے حوالے سے سرکاری اور غیر سرکاری سطحوں پر مختلف نوعیت کے کام ہو رہے ہیں۔ بھارت اور بنگلہ دیش میں جہیز پر پابندی کا قانون بھی موجود ہے۔ یہ سچ ہے کہ محض منصوبوں اور قوانین سے انسانی رویوں کو بدلنا اور رسم و رواج کی صدیوں پرانی زنجیروں کو توڑنا ممکن نہیں ہے اور قوانین کا ہونا ایک امید کی کرن کی مانند ہوتا ہے ایک طاقتور احساس کی طرح ہوتا ہے کہ اگرچہ منزل بہت دور ہے لیکن سفر تو صحیح سمت میں شروع ہو چکا ہے۔ افسوس کہ پاکستان میں نہ تو حکومتی سطح پر اور نہ ہی تیزی سے بڑھتے ہوئے NGO سیکٹر میں جہیز کو ایک صنفی مسئلہ تسلیم کرنے کا رجحان نظر آتا ہے چہ جائیکہ اس پر کوئی ٹھوس یا تعمیری کام کرنا"

پاکستانیت کو فروغ دینے اور پاکستانی تناظر میں کام کرنے والے ایک غیر سرکاری تنظیم ساشے نے 2001ء جہیز کے خلاف جنگ نامی ایک پراجیکٹ کا آغاز کیا جس کو اس کی نوجوان ٹیم کی انتھک محنت کی بدولت مقامی سطح پر رویوں میں تبدیلی کی جانب ایک تحریک کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ "جہیز کے خلاف جنگ" کئی محاذوں پر لڑی جا رہی ہے جن میں شعور و آگہی، میڈیا اور قانون جیسے اہم محاذ شامل ہیں۔ حال ہی میں جہیز کے خلاف جنگ پر کام کرنے والی ٹیم نے جہیز کے متعلق پاکستانی قانون کے حوالے سے ایک ڈرافٹ دستاویز بنائی ہے اس دستاویز کا وجود تقریباً سوا سال پر محیط زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں، نوجوانوں اور میڈیا سے منسلک افراد اور اداروں سے مشاورت کے بعد آیا ہے۔

جہیز کے خلاف جنگ پراجیکٹ ایک تصویری جائزہ

اس دستاویز کا مقصد موجودہ قانون کے عیوب، منفی پہلو اور Loopholes کو بیان کرنا اور مثبت تبدیلیوں کو اجاگر کرنا ہے۔ یہ دستاویز MNA's , MPA's بالخصوص خواتین پارلیمنٹیرین کے لیئے نہایت کارآمد ہے بشرطیکہ وہ دلچسپی لیں کیونکہ ساشے کو اس حوالے سے کئی حیرتناک، قابل افسوس اور تلخ تجربات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

ساشے دستاویز کی خاص نکات پاکستان میں جہیز سے متعلق قانون کو Dowry & Bridal Gifts Registration Act.1976 کہا جاتا ہے۔

تجویز کردہ تبدیلی جہیز یعنی (Dowry) اور (Bridal Gifts) دلہن کو ملنے والے تحائف دو مختلف معاملات ہیں لہذا ان کو علیحدہ کیا جائے۔

یہ تو سب سے پہلی بات ہوئی اس کے علاوہ تفصیلی طور پر اس Act کا تجزیہ کرنے کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی گئی ہیں

موجودہ قانون	مجوزہ تبدیلی
● ایکٹ کے سیکشن 3 کے مطابق دلہا/دلہن کو ملنے والے تحائف بشمول جہیز کی کل قیمت 5 ہزار روپے تک ہونی چاہیئے۔	● یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ رقم کی یہ پابندی غیر حقیقی ہے ۲۰۰۳ء میں پابندی پانچ ہزار روپوں کے بجائے سونے کی قیمت کے تناسب سے کروائی جاتی۔
● سیکشن 8 کے مطابق شادی کے پندرہ دنوں کے اندر نکاح رجسٹرار کو دلہا/دلہن کی جانب سے کیئے گئے اخراجات کو ظاہر کرنا ہوگا۔	● موثر عمل کے لیئے دلہا/دلہن کی جانب سے اخراجات/اشیاء کی فہرست جس پر گواہان کے دستخط ہزار روپے ہوں۔
● سیکشن 7 کے مطابق رخصتی کے وقت جہیز کی اشیا اور دیگر تحائف کو تمام مہمانوں کے سامنے نمائش کے لیئے پیش کیا جائے۔	● سیکشن 7 کا تعلق جہیز کی نمائش سے ہے جو بظاہر تو لگتا ہے کہ پابندی کی شق کو موثر بنانے کے لیئے ہے لیکن حقیقتاً یہ صرف نمائش کو فروغ دینے کے لیئے ہے جس کے بے حد منفی، معاشرتی اور نفسیاتی نتائج ہیں۔ جہیز کی نمائش پر پابندی کو موثر طریقے سے نافذ کیا جائے اور جن شادیوں میں نمائش کا پہلو واضح اور نمایاں ہو ان کا بائیکاٹ خاص طور پر سرکاری مشینری سے تعلق رکھنے والے اہلکار کریں۔
● Role-6 کے تحت اگر کوئی شکایت ہو تو اس کا اندراج رخصتی/شادی ہونے کے نو مہینوں کے اندر کیا جائے۔ ● Role-6 کے Part 3 کے مطابق ساری شکایات بنام علاقے کے ڈپٹی کمشنر ہوں گی۔	● قانونی کاروائی بڑی طویل ہوتی اور پیچیدہ ہے۔ قانون تک رسائی اور انصاف کی فراہمی کو خواتین کے لئے آسان بنایا جائے۔ ● ڈپٹی کمشنر کے بجائے پولیس (خاص طور پر ویمن پولیس جہاں ہو) کو جہیز سے منسلک شکایات درج کرنے کا اختیار دیا جائے۔
● جہیز پر کس کا اختیار ہے؟	● جہیز کی اشیاء پر دلہن کا اختیار ہونا چاہیئے یہ اس کی ملکیت ہونی چاہیئے اگر اس کا انتقال فطری طور پر یا ناقابل بیان حالات میں ہو جائے تو جہیز کی ملکیت اس کے بچوں یا اگر وہ نہ ہوں تو اس کے والدین کی ہوگی۔
● ایکٹ میں Dower یعنی مہر سے منسلک ترمیم۔	● مہر کی ادائیگی لازمی کی جائے۔ ● مہر کو Bride Price یا دلہن کی قیمت کا متبادل نہ سمجھا جائے۔ ● مہر لڑکی کی ملکیت ہوگا۔

ان کے علاوہ دستاویز میں یہ سفارش بھی کی گئی ہے کہ شادی شدہ خواتین خاص طور پر نئی نویلی دلہنوں کے ناقابل بیان حالات میں اموات پر قانون حرکت میں آئے اور عدالت از خود کاروائی کرے۔ دستاویز کے مطابق چولہے پھٹنے سے ہلاک ہونے والی شادی شدہ خواتین کی اموات کو حادثاتی اموات کے خانے میں ڈالنے کے بجائے Dowry Death تسلیم کیا جائے۔ تاوقتیکہ یہ غلط ثابت نہ ہو جائے۔ مزید یہ کہ جہیز سے جڑے تشدد کو قانونی طور پر اور تشدد کے ایسے واقعات کو گھریلو تنازعات کے مبہم اور غیر واضح خانے میں نہ ڈالا جائے۔

جہیز کو کب بذات خود ایک تشدد سمجھا جائے گا؟ ہمارا معاشرہ کب اس بے ہودہ رسم سے جان چھڑا سکے گا؟ کب باشعور لڑکے اور لڑکیاں عملاً جہیز کو رد کریں گے؟

ان سوالات کے جوابات تو آنے والے ماہ و سال میں ہمارے افکار و اعمال دیں گے انفرادی حیثیت سے، سماجی حیثیت سے۔ تاہم اس مادیت پرست دنیا میں ساشے کی نوجوان ٹیم نے مادیت پرستی، روایت پرستی اور جاہلیت پسندی کو چیلنج کر کے امید کی جو چھوٹی سی شمع جلائی ہے وہ قابل ستائش بھی ہے اور قابل تقلید بھی۔

ڈاکٹر رخشندہ پروین

کچھ باتیں عطیہ نصرت سے

(محترمہ عطیہ نصرت ،صدر ساشے کیمونٹی کمیٹی برائے خواتین ،ساشے کیمونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام ،پتھر گڑھ ،حسن ابدال)

ساشے کیمونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام ، پتھر گڑھ کی خواتین کمیٹی کی صدر محترمہ عطیہ نصرت کا انٹرویو کیا گیا جسکا مقصد ساشے کیطرف سے مقامی لوگوں کو فراہم کردہ سہولیات اور ان سے حاصل ہونے والے فوائد کا جائزہ لینا اور ان کو موجودہ درپیش مسائل کے بارے میں جاننا تھا۔

پتھر گڑھ میں ساشے کے آنے اور اسکی طرف سے فراہم کی گئی سہولیات اور خواتین کا صحت کی سہولیات تک رسائی کے حوالے سے کیے گئے سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ پہلے لوگوں کو ادویات خریدنے کیلئے 5 سے 6 سفر طے کرنا پڑتا تھا۔ تب بھی صحیح ادویات کا حصول ممکن نہیں تھا۔ جبکہ اب یہاں مقامی طور پر ساشے کیطرف سے فراہم کردہ معیاری ادویات آسانی سے حاصل ہو جاتی ہیں زچہ بچہ سنٹر کے دور ہونے کی وجہ سے خواتین کی پہنچ اس تک بہت مشکل ہے جسکی وجہ سے سال میں تقریباً 10 سے 12 خواتین دوران زچگی پیچیدگی کا شکار ہو جاتی ہیں اور اکثر وفات پا جاتی تھیں۔ جبکہ اب ساشے نے ان مشکلات کو نہ صرف کم کر دیا ہے بلکہ ہر طرح کی ادویات سے لیکر زچگی کے دوران ہونے والی تمام مسائل کا حل مقامی طور پر موجود ہے۔

تعلیم اور ذرائع معاش کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ لوگ عموماً بیٹیوں کو پرائمری سے آگے تعلیم جاری رکھنے کی اجازت نہیں دیتے۔ زیادہ تر لوگوں کی آمدنی کا انحصار زراعت پر ہے۔ گاؤں کی عورتیں گھرداری کے علاوہ کھیتوں میں بھی مردوں کے شانہ بشانہ کام کرتی ہیں۔ اسکے علاوہ انہوں نے بتایا کہ مقامی خواتین کے پاس دستکاری کا ہنر موجود ہے۔ وہ دس روپے فی دوپٹہ کے حساب سے کام کرتی ہیں جو کہ Middle man کے ذریعے دکانداروں تک پہنچایا جاتا ہے اور وہ ان کو مہنگے داموں فروخت کرتے ہیں۔

جہیز کے حوالے سے سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ یہاں پر بھی باقی علاقوں کی طرح جہیز کی رسم موجود ہے اور لوگ اپنی بیٹیوں کی شادی کیلئے جہیز اکٹھا کرتے رہتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جو خواتین ان پڑھ ہیں اور ان کے پاس کوئی ہنر بھی نہیں ہے اس سلسلے میں امید کی کرن ساشے کیمونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام ، پتھر گڑھ میں قائم کردہ کرافٹس ٹریننگ سنٹر ہے جس میں لڑکیاں سلائی اور ڈیزائننگ کے ہنر سیکھ کر اپنے لیے اور اپنے خاندان کیلئے معاشی خود کفالت کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔

آخر میں انہوں نے بتایا کہ لوگ ، ساشے کیطرف سے ان کیلئے کیئے گئے فلاحی کاموں اور امداد پر بہت خوش اور مطمئن ہیں اور ساشے کی جانب سے فراہم کردہ سہولیات سے بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مقامی لوگ ساشے اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کیلئے بہت پر اعتماد ہیں اور ان پر مکمل یقین رکھنے کے ساتھ ساتھ ہر وقت اپنی دعاؤں میں بھی شامل رکھتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟؟

ایڈز کی تاریخ کچھ زیادہ پرانی نہیں۔ یہ ایک الگ مرض کی حیثیت سے 1981 میں سامنے آیا اور دو سال بعد اسکا تعلق HIV یعنی "انسان کی جسمانی قوت مدافعت میں کمزوری پیدا کرنے والا وائرس" (Human Immunodeficiency Virus) بتایا گیا۔ جو کہ ہم جنس پرستی ، سرنج کے ذریعے نشہ لینے والے لوگوں میں ، ایک سرنج کے بار بار استعمال سے ، ایک دوسرے کا شیو کا سامان یا ٹوتھ برش استعمال کرنے سے ، متاثرہ خون کی اسکریننگ کیئے بغیر صحت مند جسم میں منتقل کیے جانے سے ، متاثرہ حاملہ عورت کے ذریعے ایام حمل اور دوران ولادت بچے میں HIV کیلئے منتقل ہو سکتا ہے۔ ٹی بی کے امراض میں اضافہ بھی ایڈز میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔ ایڈز کا مرض بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت پر اثر انداز ہو کر اسے مکمل طور پر ختم کر دیتا ہے اور انسان میں کسی بیماری کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رہتی۔ ماہرین کے مطابق لڑکیوں اور عورتوں کو ایڈز لاحق ہونے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ عورتوں کی طبعی ساخت کی وجہ سے مرد سے عورت کو اس وائرس کی منتقلی کا خطرہ زیادہ ہے۔

پاکستان اور آبادی 2003۔۔۔ ایک نظر میں۔۔۔

- اس وقت پاکستان کی آبادی 146.6 ملین کے لگ بھگ ہے جو 2.06% فیصد سالانہ کی خطرناک شرح سے بڑھ رہی ہے۔
- ہر ایک ہزار زندہ پیدا ہونے والے بچوں میں سے 80 بچے موت کے منہ میں جا رہے ہیں۔
- ہر ایک لاکھ ماؤں میں سے 350 خواتین دوران زچگی وفات پا جاتی ہیں۔
- اس وقت پاکستان میں 47 ملین افراد غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔
- 55 ملین افراد پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں۔
- 56 ملین افراد ایک کمرے کے مکان میں زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں۔
- 76 ملین افراد صفائی ستھرائی کی سہولیات سے قطعی محروم ہیں۔

(نیشنل انسٹیٹیوٹ آف پاپولیشن سٹڈیز NIPS)

کمیونٹی ، ساشے اور جشن آزادی 2003

حسب روایت ساشے کے زیر اہتمام پاکستان کی 56 ویں جشن آزادی کے موقع پر ساشے کیمونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام ایریاز میں رنگا رنگ تقاریب کا اہتمام کیا گیا۔

13 اگست 2003 — ساشے کیمونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام ، پنیالی

ساشے کیمونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام پنیالی میں جشن یوم آزادی کی دلفریب تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں تقریباً 200 افراد نے شرکت کی۔ اس تقریب کی صدارت جناب تحصیل نائب ناظم (کہوٹہ) راجہ محمد ریاض صاحب نے کی۔ اس موقع پر ساشے کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر پنیالی کا افتتاح بھی کیا گیا۔ تقریب میں بچوں نے ملی نغمے ، تقاریر ، ٹیبلو اور جمناسٹک کا مظاہرہ کیا جسے حاضرین اور معزز مہمانوں نے بہت پسند کیا۔ تقریب کے اختتام پر مہمان خصوصی راجہ محمد ریاض صاحب نے ساشے کی خدمات کو سراہا اور ساشے کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر کے قیام پر ساشے کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے علاوہ اقرا ماڈل سکول کے بچوں کو بہترین ٹیبلو اور جمناسٹک کا مظاہرہ پیش کرنے پر نقد انعام اور اسناد تقسیم کیں۔

14 اگست 2003 — ساشے کیمونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام ، پتھر گڑھ

ساشے کیمونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام ، پتھر گڑھ میں جشن آزادی کے موقع پر ایک خوبصورت اور رنگا رنگ تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں 150 کے قریب افراد نے شرکت کی۔ ساشے کرافٹس ٹریننگ کی بچیوں نے پاکستان سے اپنی محبت کا اظہار ملی نغموں اور تقاریر کی صورت میں کیا۔ اس موقع پر کرافٹس ٹریننگ سنٹر سے فارغ التحصیل ہونے والی بچیوں میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ تقریب کے اختتام پر مہمان خصوصی محترمہ عطیہ نصرت (صدر ساشے کیمونٹی کمیٹی برائے خواتین) اور جناب شوکت محمود (صدر ساشے کیمونٹی کمیٹی برائے مرد) نے ساشے کے زیر اہتمام پتھر گڑھ میں پہلی دفعہ اس قسم کی تقریب منعقد کرنے پر ساشے انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا اور بچوں کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے ان میں اسناد تقسیم کیں۔

14 اگست 2003 — ساشے کیمونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام شاہدرہ

ساشے کیمونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام ، شاہدرہ میں بھی جشن آزادی کے موقع پر ساشے کی جانب سے ایک رنگا رنگ تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں 90 کے قریب افراد نے شرکت کی۔ اس موقع پر نوجوانوں نے پاکستان سے اپنی محبت کا اظہار ملی نغموں اور تقاریر کی صورت میں کیا۔ تقریب کے اختتام پر مہمان خصوصی جناب صوبیدار اختر صاحب (صدر ساشے کیمونٹی کمیٹی) نے ساشے کے زیر اہتمام شاہدرہ میں یہ تقریب منعقد کرنے پر ساشے انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا اور ایسی تقاریب کے مسلسل انعقاد کی درخواست کی۔

کمیونٹی ، ساشے اور جشن آزادی 2003

ساشے اور 2003 (جنوری تا جون) کار کردگی

صحت

- 30 جنوری 2003 کو ساشے نے ہیلتھ سروسز اکیڈمی کے اساتذہ اور صحت عامہ میں ماسٹر کرنے والے طلبہ و طالبات کے لیے ساشے کے کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پروگرام شاہدرہ کے مطالعاتی دورے کا انتظام کیا۔ اس معلوماتی دورے میں 25 طلبہ، تین اساتذہ اور تین ساشے ٹیم ممبران نے شرکت کی۔ ہیلتھ سروسز کے اراکین نے ساشے کے کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پروگرام میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور دیہی ترقی کے لیے ساشے کی طرف سے کی جانے والی کوششوں کو سراہا۔
- 11 جولائی 2003 کو یوم آبادی منانے کی غرض سے ساشے نے اپنے پانچوں کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پروگرام ایریاز میں معلومات سے بھرپور کمیونٹی محافل کا انعقاد کیا۔
- مارچ 2003 کو ماڈل کالج برائے خواتین F-7/4 اسلام آباد میں ایڈز کے حوالے سے طالبات کے لیے معلوماتی سیشن منعقد کیا گیا۔ جس میں 70 طالبات اور 12 اساتذہ نے شرکت کی۔
- اپریل 2003 میں ساشے کی طرف سے تحویل میں لیے جانے والے سکولوں کے اساتذہ کے لیے ایڈز کے حوالے سے ایک معلوماتی تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ جس کا مقصد اساتذہ میں ایڈز جیسے خطرناک مرض کے حوالے سے بنیادی حقائق اور اس سے بچاؤ کے طریقوں کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا تھا۔
- ساشے نیوٹریشن ایجوکیشن پراجیکٹ کے تحت اپریل 2003 میں صحت کی تعلیم کے حوالے سے ساشے کی طرف سے تحویل میں لیے جانے والے سکولوں کے اساتذہ کے لیے ایک تربیتی ورکشاپ منعقد کی گئی۔ تاکہ اساتذہ معاشرے اور طلباء میں صحت کے لیے غذا اور غذائیت کی اہمیت کو اجاگر کر سکیں۔

تخفیف غربت اور معاشی خود مختاری

- جنوری سے جون 2003 تک ساشے گیلری کے زیر اہتمام ہنر مندوں کی تیار کی گئی مختلف اشیاء کی 16 نمائشوں کا انعقاد کیا۔
- Learn to Earn Project کے زیر اہتمام جنوری سے جون 2003 تک کینڈل میکنگ، ہیئر سٹائلنگ، زیورات بنانے کا ہنر، بلاک پرنٹنگ اور دستکاری کی پانچ مختلف تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کیا۔ جس سے 79 خواتین مستفید ہوئیں۔
- چھتر گڑھا اور ہتیال میں تین ماہ کی کرافٹس ٹریننگ کا اہتمام کیا گیا۔ جس سے مجموعی طور پر 81 خواتین نے سلائی کڑھائی کی تربیت حاصل کی۔
- مارچ، اپریل اور جون میں ساشے گیلری نے لوک ورثہ، الحمرا، کمپیوٹر، فاطمہ جناح یونیورسٹی برائے خواتین اور اسلام آباد کی ضلعی انتظامیہ کی جانب سے منعقد کی جانے والی نمائشوں میں حصہ لیا۔
- مئی 2003 میں جگی کی طرف سے ہنر مند خواتین کے لیے ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ جس میں پراجیکٹ آفیسر تخفیف غربت پروگرام نے "کاروبار میں مارکیٹنگ کی اہمیت" پر لیکچر دیا۔ اس سیمینار میں کاغان، ہری پور اور ایبٹ آباد سے تعلق رکھنے والی 80 سے زائد خواتین نے شرکت کی۔

تعلیم اور تربیت

- جنوری سے جون 2003 تک 46 طلباء اور طالبات نے ساشے کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر گاگری سے کمپیوٹر کے مختلف کورسز کامیابی سے مکمل کیے۔ 8 جون کو ایک تقریب میں ان کامیاب طلباء میں اسناد تقسیم کی گئیں۔
- ساشے کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پروگرام کے تحویل کردہ سکولوں کے اساتذہ کے لیے ایک 6 روزہ تربیتی ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔ جس کا مقصد ان کی صلاحیتوں کو مزید ابھارنا تھا۔ 4 سے 9 اپریل تک جاری رہنے والی اس ورکشاپ میں 12 خواتین اساتذہ اور 2 مرد اساتذہ کو تربیت دی گئی۔
- 8 اپریل کو ساشے کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پروگرام گاگری میں خواتین کے بین الاقوامی دن کے موقع پر "بہاروں دی محفل" کا انعقاد کیا گیا۔ اس محفل سے تقریباً 64 خواتین کو عورتوں کی تعلیم کی اہمیت اور اس سے متعلقہ مسائل کے بارے میں آگاہی فراہم کی گئی۔
- 28 اور 29 اپریل کو ساشے کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پروگرام شاہدرہ اور بنی گالا کے تحویل کردہ سکولوں میں شجرکاری مہم شروع کی گئی اس موقع پر ان سکولوں کے اساتذہ اور ساشے ایجوکیشن پروگرام کے ٹیم ممبران نے ماحولیاتی بہتری اور تحفظ جیسے مسائل پر خطاب کیا۔ اس کے علاوہ سکول کے بچوں کی طرف سے ماحولیاتی مسائل کے بارے میں ایک تصویری مقابلہ بھی اس مہم کا حصہ تھا۔
- 23 جون کو ساشے کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پروگرام شاہدرہ اور بنی گالا کے تحویل کردہ سکولوں میں 15 روزہ سمر کوچنگ کلاسز کا آغاز ہوا۔ انگریزی اور ریاضی کی کلاسز کا بطور خاص اہتمام کیا گیا۔ ڈرائنگ کی خصوصی کلاسیں بھی اس تربیت کا حصہ تھیں۔

جہیز کے خلاف جنگ پراجیکٹ

- 3 اپریل 2003 کو جہیز کے خلاف جنگ پراجیکٹ کے تحت قانون دانوں کے ساتھ جہیز اور شادی کے موقع پر دیے جانے والے تحائف جات کے ایکٹ 1976 پر غور و فکر کے لیے ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔
- 3 اپریل 2003 کو ہی جہیز کے خلاف جنگ ویب سائٹ کا آغاز کیا گیا۔
- 19 اپریل کو جہیز کے خلاف جنگ پراجیکٹ نے جہیز سے متعلقہ قانون کے سلسلے میں اپنی تجاویز تیار کر کے قانون اور انصاف کمیشن آف پاکستان کو بھیجیں۔
- 6 مئی 2003 کو جہیز کے خلاف جنگ۔ ٹی وی سیریز کی افتتاحی تقریب آگہی ٹریننگ روم میں منعقد کی گئی۔ اس تقریب کی مہمان خصوصی معروف شاعرہ شبنم شکیل تھیں۔ ان کے علاوہ فلاحی کاموں اور فنون لطیفہ کی دنیا میں گراں قدر خدمات سرانجام دینے والی شخصیات جن میں لیلیٰ زبیری، یاسمین طاہر اور بیگم سرفراز اقبال شامل ہیں، نے اس تقریب کو رونق بخشی۔
- 2 جولائی 2003 کو آگہی ٹریننگ روم میں روزنامہ اوصاف نے جہیز کے خلاف جنگ پراجیکٹ کی شراکت اور تعاون سے "پاکستان میں جہیز اور اس سے منسلک تشدد" کے موضوع پر ایک مکالماتی نشست کا اہتمام کیا۔
- پی ٹی وی نے پہلی بار اپنے سیاسی فورم "کیپیٹل ٹاک" میں جہیز اور اس سے منسلک تشدد جیسے سماجی مسئلے کو شامل کیا۔ ڈاکٹر رخشندہ پروین (ایگزیکٹو وائس پریذیڈنٹ ساشے) ڈاکٹر فقیر حسین (سیکرٹری قانون اور انصاف کمیشن آف پاکستان) اور محترمہ یاسمین سیف (ایم این اے) اس پروگرام کے شرکائے گفتگو تھے۔
- آگہی ریسورس سنٹر نے 25 اور 26 جولائی 2003 کو اسلام آباد کے ایک مقامی ہوٹل میں "شادی کی تقریبات پر ہونے والے بے جا اخراجات اور جہیز کی ممانعت" کے موضوع اور اس سے متعلقہ موجودہ قانون میں تجویز کردہ ترامیم پر غور و فکر کرنے کے لیے قانون اور انصاف کمیشن آف پاکستان کے ساتھ مل کر دو روزہ قومی ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ جس میں ملک بھر سے قانون دانوں، ذرائع ابلاغ کے نمائندوں، سول اور سرکاری حکام نے شرکت کی۔
- 26 جولائی 2003 کو پی ٹی وی ورلڈ نے حالات حاضرہ پر مبنی پروگرام "نیوز مارننگ" میں ڈاکٹر رخشندہ پروین، ڈاکٹر فقیر حسین اور محترمہ صبیرہ ادریس (ایم پی اے) کا انٹرویو کیا گیا جس میں جہیز اور اس سے منسلک تشدد اور پاکستانی نوجوان نسل پر اس کے اثرات پر گفتگو کی گئی۔

جہیز کے خلاف جنگ۔ ٹی وی سیریز

آگہی ریسورس سنٹر نے 9 جنوری کو "جہیز کے خلاف جنگ" کے نام سے 15 ہفتے کے دورانیے پر مشتمل ٹیلی وژن سیریز کا آغاز کیا۔ اس ٹیلی وژن سیریز نے بہت سے فکر انگیز لوگوں کو جہیز کی رسم کے خلاف سوچنے پر مجبور کر دیا۔ یہ پروگرام ایسے بہت سے دلائل پر مبنی تھا جن کو ہم اکثر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ لیکن جہیز کے خلاف جنگ پراجیکٹ نے ایسے تمام مسائل کو ٹیلی سیریز کے ذریعے بہت نمایاں طریقے سے سامنے لایا جن کا جہیز کی رسم کو آگے بڑھانے میں بہت اہم کردار ہے جن میں پردہ نشینی، دکھاوا، (جہیز کی رقم کالا کے کو ادا کرنا) کاروکاری، قرآن سے شادی، بہوؤں کو جلایا جانا، اور جہیز کی قانونی حیثیت شامل ہیں۔ اس ٹیلی سیریز کے ذریعے جہیز اور اس سے منسلک تشدد کے بارے میں بہت سے ایسے نکتے اور سوال اٹھائے گئے جن کا جواب FAD ٹیم نے نہیں بلکہ نوجوان نسل، پیشہ ور افراد اور تحقیق کے ذریعے دیا گیا۔ کمیونٹی نے نہ صرف اس ٹیلی وژن سیریز کو سراہا بلکہ ناظرین کی طرف سے ملنے والے خطوط نے یہ ثابت کیا کہ اس پروگرام کے ذریعے ان کی سوچ اور رویوں میں تبدیلی کا نتیجہ برپا ہو چکا ہے اور وہ جہیز کی رسم کو ایک سماجی تشدد سمجھتے ہوئے اس کے خلاف جنگ میں FAD ٹیم کے ساتھ ہیں۔

ساشے ہو یا سچیت...

یہ ذکر ہے 99ء کے کسی ماہ کا۔ میں F-8/2 سے F-8 مرکز کی طرف واک کرتا ہوا آ رہا تھا کہ مجھے سامنے پلازے میں ساشے کا بورڈ لگا ہوا نظر آیا۔ SACHET "سچیت" پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آرگنائزیشن نے کوئی نام رکھا جو کہ روایت اور دھرتی کی زبان ہے۔ "سچیت" سمجھدار، ہوشیار، چوکس، سچا۔ بہت سے معنی فوراً ذہن میں آئے اور خوشی اور یقین ہوا کہ یہ آرگنائزیشن اپنے نام کی طرح ہی ایکشن کرے گی۔

میں کسی وقت تنظیم کے دفتر کا وزٹ کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ جنگ میں عبدالقادر حسن کا کالم "ساشے" کے نام سے پڑھا جو اس آرگنائزیشن کے بارے میں تھا۔ تنظیم کی ایکٹیویٹیز/دائرہ کار کے بارے میں جان کر دل بہت خوش ہوا لیکن اس کے بعد جب اردو پریس اور سائن بورڈ پر "ساشے" لفظ لکھا دیکھتا ہوں تو رک جاتا ہوں۔ SACHET کیونکہ آرگنائزیشن کے نام سے پہلے حرف لیکر بنایا گیا ہے اردو میں اس کو "ساشے یا سچیت" لکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، بنیادی کام وہی رہتا ہے۔ تو کیوں نہ SACHET کو "سچیت" لکھا جائے جو کہ بامعنی اور سمجھ میں آنے والا لفظ ہے۔ تنظیم زیادہ تر رورل ایریا/پہاڑی علاقوں میں کام کرتی ہے۔ اس لیے اگر تنظیم ساشے کے بجائے "سچیت" لکھے گی تو فوراً ہر فرد کی سمجھ میں آ جائے گا کہ یہ ان لوگوں کی آگہی، بیداری اور دانش کے حوالے سے کام کرنے والی تنظیم ہے۔

(محمد یوسف تبسم، اسلام آباد)

ایڈیٹر نوٹ: قارئین کیا آپ چاہیں گے کہ ہم ساشے کا بھی نام سچیت رکھ دیں؟؟؟